فراق گورکھپوری کا مختصر سوانحی خاکہ

نام :۔ رگھوپتی سہائے
تخلص :۔ فراقؔ
پیدائش :۔ ۲۸ اگست ۱۸۹۶ء
مقام :۔ لکشمی بھون، گورکھپور
والد :۔ منشی گورکھ پرشاد ۔ گورکھپور کے مشہور وکیل تھے۔ شعر و شاعری سے دلی لگاؤ تھا۔ وہ فرصت کے اوقات میں شاعری کرتے تھے اور ان کا تخلص عبرت تھا۔

آبائی وطن :۔ تحصیل بانس گاؤں، ضلع گورکھپور۔

خاندان : تقریباً چار سو سال سے گورکھپور میں آباد ہے۔ سرواستیو کایستھوں کا خاندان ہے۔ ان کے بزرگوں کو شیر شاہ نے پانچ گاؤں جاگیر میں دیے تھے جو ہنوز آباد ہیں اور اسی اعتبار سے یہ پنج گاؤں کا یستھ کہلاتے ہیں۔

ابتدائی تعلیم : اردو اور فارسی کی تعلیم گھر پر ہوئی۔

میٹرک کا امتحان : گورنمنٹ جوبلی اسکول گورکھپور سے ۱۹۱۳ء میں میٹرک کا امتحان سکینڈ ڈویژن میں پاس کیا۔

شادی :۔ انٹرنس کے امتحان کے بعد ۲۹ جون ۱۹۱۴ء کو فراقؔ کی شادی کشوری دیوی سے ہوئی۔

ایف اے کا امتحان :۔ ۱۹۱۵ء میں ایف اے کا امتحان الہ آباد سے پاس کیا اور پورے صوبے میں ساتویں پوزیشن حاصل کی۔ ان کے لازمی مضامین میں فارسی شامل تھی جس کو اچھے نمبروں سے پاس کیا۔

قومی تحریک :۔ ۱۹۱۷ء میں جواہر لال نہرو کے اصرار پر قومی تحریک میں شامل ہوئے۔ ایک سال کی قید کاٹی۔

سول سروس :۔ ۱۹۱۸ء میں سول سروس کا امتحان پاس کیا

انڈر سکریٹری :۔ ۱۹۲۳ء میں کانگریس کمیٹی کے انڈر سکریٹری مقرر ہوئے اور تقریباً چار سال تک اس عہدے پر فائز رہے۔

والد کا انتقال :۔ ۱۸ جون ۱۹۱۸ء کو منشی گورکھ پرشاد عبرت کا انتقال ہوا۔

Scanned with CamScanner

ڈپٹی کلکٹر :۔ ۱۹۱۹ء میں فراق گورکھپوری ڈپٹی کلکٹر کے عہدے پر مقرر ہوئے۔

اعلیٰ تعلیم :۔ ۱۹۳۰ء میں آگرہ یونیورسٹی سے انگریزی میں ایم۔ اے کیا۔

علالت :۔ ۱۹۴۳ء میں سخت بیمار پڑے۔

درس وتدریس :۔ ایم۔ اے کرنے کے بعد ۱۹۳۲ء میں الہ آباد یونیورسٹی کے شعبۂ انگریزی میں استاد مقرر ہوئے اور اپنی عمر کا بیشتر حصہ اسی شعبے میں گزارا اور یہیں سے ۳۱ دسمبر ۱۹۶۸ء کو اس عہدے سے سبکدوش ہوئے۔

شاعری کا آغاز :۔ فراق نے ہوش سنبھالا تو ان کو علمی اور ادبی ماحول ملا۔ ان کے والد اس زمانے کے مشہور شاعر تھے اور عبرت تخلص کرتے تھے۔ ان کی مثنوی "حسن فطرت" بہت مشہور ہے۔ فراق کی طبیعت ابھی پندرہ سولہ سال کی عمر میں شعروسخن کی طرف مائل ہوئی ۱۹۱۶ء میں بیس سال کی عمر میں اردو کی پہلی غزل کہی۔ اس وقت وہ بی اے کے طالب علم تھے۔

تلمذ :۔ ابتدائی دور میں امیر مینائی کے شاگرد ہوئے۔ کچھ دنوں تک وسیم خیرآبادی کو اپنا کلام دکھایا اور ان سے اصلاح لی۔

بھارتیہ گیان پیٹھ ادبی انعام :۔ ۱۹۶۹ء کا بھارتیہ گیان پیٹھ ادبی انعام پروفیسر فراق گورکھپوری کو ان کی غزلوں اور نظموں کے مجموعہ "گلِ نغمہ" پر دیا گیا۔ اس اعزاز میں فراق صاحب کو ایک لاکھ روپیہ نقد، ایک تمغہ اور ادبی انعام کی علامت کے طور پر داگ دیوی کانسہ کا مجسمہ پیش کیا گیا۔

ساہتیہ اکاڈمی انعام :۔ اس سے قبل "گلِ نغمہ" پر ساہتیہ اکاڈمی حکومتِ ہند کا بڑا انعام فراق صاحب کو دیا گیا تھا۔ اس وقت اس انعام کی رقم پانچ ہزار مقرر تھی۔ اب ۱۹۸۳ء میں دیے جانے والے انعام کی یہ رقم پانچ ہزار سے بڑھا کر دس ہزار کر دی گئی ہے۔

Scanned with CamScanner

تصانیف :۔ فراق کی نثر میں :

اندازے۔ اردو کی عشقیہ شاعری، حاشیے اور اردو غزل

اور سا

شاعری میں :

روپ، روح کائنات اور "گلِ نغمہ"

خاص طور پر مشہور ہیں۔

انتقال :۔ ۳ مارچ ۱۹۸۲ء کو بدھ کے دن دہلی میں ہوا۔

فراق اُردو کا عظیم شاعر اور نقاد تھا۔ اس کے کلام نے دلوں میں گرمی اور خیالات میں وسعت پیدا کی۔ اس کے کلام نے یہ ثابت کر دیا کہ اُردو ہندوستان کی ایک عظیم اور اہم عوامی زبان ہے اور اس کا کسی مذہب یا فرقے سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس میں کتنی وسعت، صلاحیت اور قوت ہے۔ اس کے کلام نے اُردو زبان کے رتبے کو بڑھایا ہے۔ جب تک اُردو زبان زندہ ہے، فراق کا کلام فکر میں بلندی، تخیل میں پرواز اور دلوں میں گرمی پیدا کرتا رہے گا۔ انھوں نے تقریباً نصف صدی سے زائد اُردو شعر و ادب کی خدمت کی۔

Scanned with CamScanner